# ہندوستان دارالاسلام ہے

از

اعلیٰحضرت امام احمد رضا قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

پیشکش: الرضا پبلیکیشن ۳۷ میمن واڑہ روڈ، ممبئی ۳

شائع کردہ رضا اکیڈمی ۵۲ ڈونگاڑ اسٹریٹ، کھڑک، ممبئی ۹

Scanned with OKEN Scanner

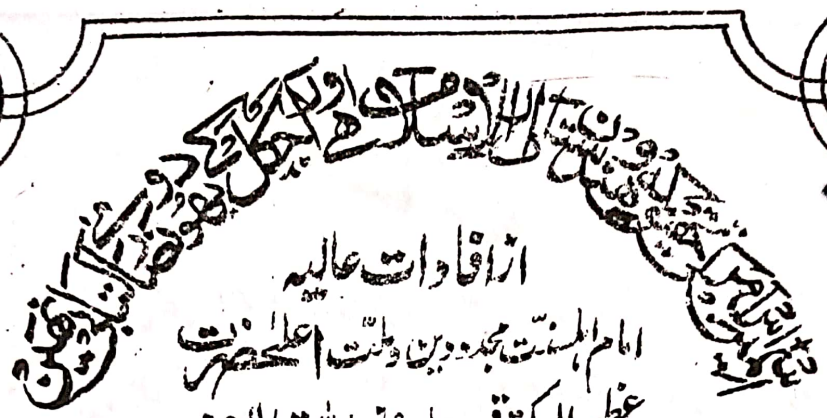

از افادات عالیہ

امام اہلسنت مجدد دین وملت اعلیٰحضرت

عظیم البرکۃ قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مسمّٰی بنام تاریخی

# اعلام الاعلام

بان

# ہندوستان دارالاسلام


بفیض حضور مفتی اعظم علامہ الحاج الشاہ محمد مصطفےٰ رضا قادری نوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ



رضا اکیڈمی

۵۲ رڈونٹاڈ اسٹریٹ، کھڑک، ممبئی ۹

فیکس: ۶۶۶۵۹۲۳۶ فون: ۰۲۲-۶۶۳۴۲۱۵۶

سلسلۂ اشاعت نمبر ۱۶۶

سنِ اشاعت ۱۴۱۸ھ

# مسائل

ازبدایوں محلہ براہم پورہ مرسلہ مرزا علی بیگ صاحب ۱۲۹۸ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ان مسائل میں (۱) ہندوستان دارالحرب ہے یا دارالاسلام (۲) اس زمانہ کے یہود و نصاریٰ کتابی ہیں یا نہیں (۳) روافض وغیرہم مبتدعین کہ کفار داخل مرتدین ہیں یا نہیں - جواب مفصل بدلائل عقلیہ و نقلیہ مدلل درکار ہے - بینوا توجروا -

## جواب سوال اول

ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ بلکہ علمائے ثلثہ رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین کے مذہب پر ہندوستان دارالاسلام ہے ہرگز دارالحرب نہیں کہ دارالاسلام کے دارالحرب ..... ہوجانے میں جو تین باتیں ہمارے امام اعظم امام الائمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے نزدیک درکار ہیں اول جن سے ایک یہ ہے کہ وہاں احکام شرک علانیہ جاری ہوں اور شریعت اسلامیہ کے احکام و شعائر مطلقاً جاری نہ ہونے پائیں اور صاحبین کے نزدیک اس بقدر کافی ہے مگر یہ بات بحمداللہ یہاں قطعاً موجود نہیں اہل اسلام جمعہ و عیدین و اذان و اقامت و نماز باجماعت وغیرہا شعائر شریعت بغیر مزاحمت علی الاعلان ادا کرتے ہیں - فرائض - نکاح - رضاع - طلاق - عدۃ - رجعۃ - مہر - خلع - نفقات - حضانت نسب - ہبہ - وقف - وصیت - شفعہ - وغیرہا - بہت معاملات مسلمین ہماری شریعت غرا بیضا کی بنا پر فیصل ہوتے ہیں کہ ان امور میں حضرات علما سے فتویٰ لیتا اور

اسی پر عمل و حکم کرنا حکام انگریزی کو بھی ضرور ہوتا ہے اگرچہ ہنود و مجوس و نصاریٰ ہوں اور بحمد اللہ یہ بھی شوکت و جبروت شریعت علیہ عالیہ اسلامیہ اعلی اللہ تعالیٰ حکمہا السامیہ ہے کہ مخالفین کو بھی اپنی تسلیم اتباع پر مجبور فرماتی ہے والحمد للہ رب العلمین فتاوی عالمگیریہ مین سراج وہاج سے نقل کیا۔ اعلم ان دار الحرب تصیر دار الاسلام بشرط واحد وھو اظہار حکم الاسلام فیہا پھر سراج وہاج مین صاحب المذہب سیدنا و مولٰنا محمد بن الحسن قدس سرہ الاحسن کی زیادات سے کہ کتب ظاہر الروایۃ سے ہے نقل کیا انما تصیر دار الاسلام دار الحرب عند ابی حنیفۃ رحمہ اللہ تعالیٰ بشرائط ثلث احدھا اجراء احکام الکفار علی سبیل الاشتہار وان لا یحکم فیہا بحکم الاسلام ثم قال وصورۃ المسئلۃ ثلثۃ اوجہ اما ان یغلب اہل الحرب علی دار من دورنا او ارتد اہل مصر غلبوا واجروا احکام الکفر او نقض اہل الذمۃ العہد وتغلبوا علی دارہم ففی کل من ہذہ الصور لا تصیر دار الحرب الا بثلث شرائط وقال ابو یوسف ومحمد رحمہما اللہ تعالیٰ بشرط واحد و ھو ظاہر احکام الکفر وھو القیاس الخ در غرر ملا خسرو مین ہے دار الحرب تصیر دار الاسلام باجراء احکام الاسلام فیہا کاقامۃ الجمعۃ والاعیاد وان بقی فیہا کافر اصلی ولم ینقل بدار الاسلام بان کان بینہا وبین دار الاسلام مصر اخر لاہل الحرب الخ ہذا لفظ العلامۃ خسرو واثرہ شیخی زادہ فی مجمع الانہر و تبعہ المولی الغزی فی التنویر واقرہ المدقق العلائی فی الدر

ثم الطحطاوی والشامی اقتدیا فی الحاشیتین جامع الفصولین سے نقل
کیا گیا له ان هذه البلدة صارت دار الاسلام باجراء احکام
الاسلام فیها فما بقی شیئ من احکام دار الاسلام فیها تبقی دار
الاسلام علی ما عرف ان الحکم اذا ثبت بعلة فما بقی شیئ من
العلة یبقی الحکم ببقائه هکذا ذکر شیخ الاسلام ابوبکر فی
شرح سیر الاصل انتهی وعن الفصول العمادیة ان دار الاسلام
لا یصیر دار الحرب اذا بقی شیئ من احکام الاسلام وان زال غلبة
اهل الاسلام وعن منثور الامام ناصر الدین دار الاسلام انما
صارت دار الاسلام باجراء احکام فیها بقیت علقة من علائق
الاسلام یترجح جانب الاسلام وعن البرهان شرح مواهب
الرحمن لا یصیر دار الحرب ما دام فیه شیئ منها بخلاف
دار الاسلام لانا رجحنا اعلاء الاسلام واحکامه اعلاء کلمة
الاسلام وعن الدر المنتقی لصاحب الدر المختار ان دار الحرب
تصیر دار الاسلام بجریٰ بعض احکام الاسلام شرح نقایہ
مین ہے لاخلاف ان دار الحرب تصیر دار الاسلام باجراء بعض
احکام الاسلام فیها اور اوسمین ہے وقال شیخ الاسلام والامام
الاسبیجابی ان الدار محکومة بدار الاسلام ببقاء حکم واحد
فیها کما فی العمادی وغیرہا پھر اپنے بلاد اور وہان کے فتن وفساد کی
نسبت فرماتے ہین فالاحتیاط ان یجعل هذه البلاد دار الاسلام
والمسلمین وان کانت للملاعین والید فی الظاهر لهؤلاء الشیطن
ربنا لا تجعلنا فتنة للقوم الظلمین ونجنا برحمتک من القوم الکفرین

کما فی المستصفی وغیرہ) ودرر وغرر وتنویر الابصار ودرمختار ومجمع الانہر وغیرہا
ہیں کہ شرط اول کو صرف بلفظ اجرائے احکام الشرک بغیر کیا وہاں بھی یہی
مقصود کہ اوس ملک میں کلیۃ احکام کفر ہی جاری ہوں نہ یہ کہ مجرد جریان بعض
کفر کافی ہے اگرچہ اون کے ساتھ بعض احکام اسلام بھی اجرا پائیں فی الحلیۃ
الطحطاویۃ علی الدر المختار قولہ باجراء احکام اہل الشرک
ای علی الاشتہار وان لا یحکم فیہا بحکم اہل الاسلام ہندیۃ
وظاہرہ انہ لو اجریت احکام المسلمین واحکام اہل الشرک
لا تکون دار حرب انتہی) اور اسیطرح حاشیۂ شامیہ میں نقل کرکے مقرر
رکھا اقول وباللہ التوفیق والدلیل علی ذلک امران الاول
قول محمد وہو الطراز المذہب انہا تصیر دار حرب عند الامام
بشرائط ثلث احدہا اجراء احکام الکفار علی سبیل الاشتہار
وان لا یحکم فیہا بحکم الاسلام فانظر کیف زاد الجملۃ الاخیرۃ
ولم یقتصر علی الاولی فلو لم یفسر کلامہم بما ذکرنا لکان کلام
الامام قاضیا علیہم وناہیک بہ قاضیا عدلا فالثانی ان
ہؤلاء العلماء ہم الذین قالوا فی دار الحرب انہا تصیر دار
الاسلام باجراء احکام الاسلام فیہا فاما ان تقولوا ہہنا
ایضا انہا تصیر دار الاسلام باجراء بعض احکام الاسلام
ولو مع جریان بعض احکام الکفر فعلی ہذا ترتفع المبانیۃ بین
الدارین اذ کل دار تجری فیہا الحکمان مع استجماع بقیۃ شرائط
الحربیۃ تکون دار حرب ودار اسلام جمیعا لصدق الحدین
معا وکذا الواردت الخلوص والتحص فی کل الموضعین

يعني ان دار الحرب ما يجري فيها احكام الشرك خالصة ودار
الاسلام ما يحكم فيها باحكام الاسلام محضة فعلى هذا
تكون دار التي وصفناها ثالث واسطة بين الدارين ولم يقل
به احد واما ان تريد التحيز في المقام الثاني دون الاول
فهذا يخالف ما قصده الشارع من اعلاء الاسلام وبنى العلماء
كثيرا من الاحكام على ان الاسلام يعلو ولا يعلى على انه
يلزم ان تكون دور الاسلام باسرها دور حرب على مذهب
الصاحبين اذا اجري فيها شيء من احكام الكفر او حكم فيها
بعض ما لم ينزل الله سبحانه وتعالى وهو معلوم مشاهد
في هذه الاعصار بل من قبلها بكثير حيث تساهلوا في
الشرع الشريف وتقاعدوا الحكام عن اجراء احكامه وترقى اهل
الدسة على خلاف مراد الشريعة عن ذل ذليل الى عز جليل
واعطوا مناصب رفيعة ومراتب شامخة منيعة حتى استعلوا
على المسلمين ورحم الله القائل كما نقل المولى الشامي ؎

احبابنا نوب الزمان كثيرة ✣ وامر منها رفعة السفهاء
فمتى يفيق الدهر من سكراته ✣ دار اليهود بذلة الفقهاء

وكذلك ارتضى بعض الظلمة من حكام الجور بعض البدعات
التي خرقها ائمة الكفر فاجروها في بلادهم كتحليف الشهود
والزام المصادرات والمكوس ووضع الوظائف الباطلة على
الاموال والنفوس الى غير ذلك من الاحكام الباطلة وبلغ
هذا الامر الفظيع من اشنع من الشنائع الهائلة فوجب القول

بان المراد في المقام الاول هو الخلوص والتمحض دون الثاني
وهو المقصود وبهذا تبين ان الدار التي تجري فيها الحكام
شئ من هذا وشئ من هذا كدارنا هذه لا تكون دار حرب
على مذهب الصاحبين ايضاً لعدم تمحض احكام الشرك
فمن الظن ما عرض لبعض المعاصرين من بناء نفي الحربية
على الهند على مذهب الامام فقط فتوهم انه لا يستقيم
على مذهب الصاحبين واخطر الى تطويل الكلام بما كان
في غنى عنه واشد سخافته واعظم شفاعته ما اعترى
بعض اجلة المشاهير من الذين ادركنا عصرهم اذ هاولوا
نفوا الحربية عن بلادنا بناء على عدم تحقق الشرط الثاني
اعني الاتصال بدار الحرب ايضاً فقالوا معنى الاتصال ان تكون
محاطة بدار الحرب من كل جهة ولا تكون في جانب بلدة
اسلامية وهو غير واقع في بلاد الهند اذ جانبها الغربي
متصل بملك الافاغنة كفشاور وكل وغيرهما من بلاد دار
الاسلام **اقول** يا ليته تفكر في معنى الثغور او نظر الى فضائل
المرابطين فتامل في معنى الرباط او علم ان مكة والشام والطائف
وارض حنين وبني المصطلق وغيرها كانت دار حرب على عهد
النبي صلى الله تعالى عليه وسلم مع اتصالها بدار الاسلام
قطعاً او فهم ان الامام كلما فتح بلدة من بلاد الكفار و
اجرى فيها احكام الاسلام صارت دار الاسلام والتي تليها
من البلاد تحت حكم الكفار دار حرب كما كانت او تفطن ان لو صح

ما قاله الاشبحال ان يكون شئ من ديار الكفر دار حرب الا
ان يفصل بينها وبين الحدود الاسلامية البحار والمفاوز
ولم يقل به احد وذلك لانه كلما حكمت على بلدة بانها
دار حرب سألنا عما يحيطها من البلاد فان كان فيها شئ من
بلاد الاسلام كانت الاولى ايضا دار الاسلام لعدم الاتصال
بالمعنى المذكور والا نقلنا الكلام الى ما يلاصقها حتى ينتهي الى
بلدة من بلاد الاسلام فتصير كلها دار الاسلام لتلازق بعضها
ببعض اولا تكون في تلك الجهة بلدة اسلامية الى منقطع
الارض وبالجملة ففساد هذا القول اظهر من ان يخفى وانما
منشؤط القياس الفاسد وذلك ان الشرط عند الامام في
صيرورة بلدة من دار الاسلام دار الحرب ان لا تكون محاطة
بدار الاسلام من الجهات الاربع وذلك لان غلبة الكفار اذن
على شرف الزوال فلا تخرج به البلدة عن دار الاسلام فزعم ان
شرط الحربية ان تكون محاطة بدار الحرب من جميع الجوانب
واما افسده من قياس كما لا يخفى عما افاد الناس الحاصل ہندوستان
کے دار الاسلام ہونے مین شک نہین عجب اون سے جو تحلیل ربوا کے لیے
جسکی حرمت نصوص قاطعۂ قرائنہ سے ثابت اور کیسے کیسے سخت وعیدین اوس پر
وارد اس ملک کو دار الحرب ٹھہرائین اور باوجود قدرت و استطاعت ہجرت کا
خیال بھی دل مین نہ لائین گویا یہ بلاد اسی دن کے لیے دار الحرب ہوئے تھے کہ
مزے سے سود کے لطف اوڑائیے اور بآرام تمام وطن مالوف مین بسر فرمائیے

استغفر الله افتؤمنون ببعض الكتاب وتكفرون ببعض الله سبحانه

وتعالے فرماتا ہی سود والے قیامت کو آسیب زدہ کی طرح اوٹھینگے یعنی مجنونانہ گرتے پڑتے
بدحواس اور حضور پرنور سرور عالم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم فرماتے ہیں مین نے کچھ لوگ
ملاحظہ فرمائے کہ پیٹ اون کے پھولکر مکانوں کے برابر ہوگئے ہین اور مثل شیشہ کے
ہین کہ اندر کی چیز نظر آتی ہے سانپ بچھو اون مین بھرے ہیں مین نے دریافت کیا
یہ کون لوگ ہین جبرئیل نے عرض کیا سود کھانے والے جب تحریم ربوا کی آیت
نازل ہوئی بعض مسلمانون نے کہا جو سود ہمارا نزول آیت سے پہلے کا رہگیا ہے وہ
لے لین آیندہ باز رہینگے حکم آیا اگر نہین مانتے تو اعلان کردو اللہ اور اللہ کے رسول
سے لڑائی کا سیدنا جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالے عنہما فرماتے ہین رسول اللہ
صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے سود خوار پر لعنت کی۔ مولی علی کرم اللہ تعالے وجہہ
فرماتے ہین مین نے رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کو سود خوار پر لعنت فرماتے
سنا رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم فرماتے ہین سود کے ستر حصے ہین سب
سے ہلکا یہ ہے کہ آدمی اپنی ماں سے زنا کرے اور ایک حدیث مین آیا سود کا ایک
درہم دانستہ کھانا ایسا ہے جیسا چھتیس بار اپنی ماں سے زنا کرنا اعوذ باللہ من الشیطن
الرجیم ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم ✤

## جواب سوال دوم

نصاریٰ باعتبار حقیقت لغویہ ارانجاکہ قیام عبد مستلزم صدق مشتق ہے
بلاشبہہ مشرکین ہین کہ وہ بالقطع قائل بہ تثلیث و بنوت ہیں اسیطرح وہ یہود جو الوہیت
وابنیت عزیر علیہ الصلاۃ والسلام کے قائل تھے مگر کلام اسمین ہے کہ حق تبارک
وتعالے نے کتب آسمانی کا اجلال فرماکر جن یہود و نصاریٰ کے احکام کو احکام مشرکین
سے جدا کیا اور اون کا نام اہل کتاب رکھا اور اونکے نساء و ذبائح کو حلال و مباح

ٹھہرایا آیا نصارائے زمانہ بھی کہ الوہیت جنابِ مسیح بن مریم علیہما الصلاۃ والسلام کے علے الاعلان تصریح اور وہ یہود جو مثل بعض طوائف ماضیہ الوہیت بندۂ خدا عزیر علیہ الصلاۃ والسلام کے قائل ہوں اونھیں میں داخل اور اس تفرقہ کے مستحق ہیں یا ان پر شرعاً یہی احکام مشرکین جاری ہوں گے اور اونکے نساء سے تزوج اور ذبائح کا تناول ناروا ہوگا۔ کلمات علمائے کرام رحمۃ اللہ تعالے علیہم اجمعین اس بارے میں مختلف بہت مشایخ نے قول اخیر کی طرف میل فرمایا بعض علمانے تصریح کی کہ اسی پر فتوے ہے مستصفے میں ہے قالوا ھذا یعنے الحل اذا لم یعتقدوا المسیح الٰھا اما اذا اعتقدوہ فلا وفی مبسوط شیخ الاسلام ویجب ان لا یاکلوا ذبائح اھل الکتاب اذا اعتقدوا ان المسیح الٰہ وان عزیر الٰہ ولا یتزوجوا نساءھم وقیل علیہ الفتوی آن علما کا استدلال آیۂ کریمہ قالت الیھود عزیر ابن اللہ وقالت النصری المسیح ابن اللہ سے ہے کہ اوسکے آخر میں ارشاد فرمایا سبحٰنہ وتعالی عما یشرکون دیکھو اول اون کے اقوال خبیثہ یاد فرما کر آخر اون کے شرک سے اپنی تنزاہت و تبری بیان فرمائی تو معلوم ہوا کہ قائلین بنوت مشرکین ہیں مگر ظاہر الروایۃ میں اون پر علی الاطلاق حکم کتابیت دیا اور اون کے ذبائح و نساء کو حلال ٹھہرایا درمختار میں ہے صح نکاح کتابیۃ وان کرہ تنزیھا مومنۃ بنبی مرسل مقرۃ بکتاب منزل وان اعتقدوا المسیح الٰھا وکذا حل ذبیحتھم علی المذھب بحر انتھی۔ ردالمحتار میں بحرالرائق سے منقول ہے وحاصلہ ان المذھب الاطلاق لما ذکرہ شمس الائمۃ فی المبسوط من ان ذبیحۃ النصرانی حلال مطلقا سواء

قال بثالث ثلثة اولا لاطلاق الکتاب ھنا والدلیل ورجحہ فی فتح القدیر
مستصفے مین عبارت مذکورہ کے بعد مبسوط سے ہی لکن بالنظر الی الدلائل
ینبغی ان یجوز الاکل والتزوج انتھی فتاوی حامدیہ مین ہے مقتضی
الدلائل الجواز کما ذکرہ التمرتاشی فی فتاواہ الخ ردالمحتار مین ہے
فی المعراج ان اشتراط ماذکر فی النصاری مخالف لعامۃ
الروایات امام محقق علی الاطلاق مولنا کمال الملۃ والدین محمد بن الہمام رحمۃ
اللہ تعالے علیہ فتح القدیر مین اس مذہب کی ترجیح اور دلیل مذکور مذہب اول کی
جواب مین ارشاد فرماتے ہین مطلق لفظ المشرک اذا ذکر فی لسان الشارع
لاینصرف الی اھل الکتاب وان صح لغۃ فی طائفۃ بل طوائف واطلق
لفظ الفعل لعنی یشرکون علی فعلھم کما ان من رای بعلہ من المسلمین
فلم یعمل الا لاجل زید یصح فی حقہ انہ مشرک لغۃ ولا یتبادر
عند اطلاق الشارع لفظ المشرک ارادتہ لما عھد من ارادتہ بہ
من عبد مع اللہ غیرہ ممن لا یدعی اتباع نبی وکتاب ولذلک
عطفھم علیہ فی قولہ تعالی لم یکن الذین کفروا من اھل الکتب
والمشرکین متفکین ونص علی حلھم بقولہ تعالی والمحصنت
من الذین اوتوا الکتب من قبلکم ای العفائف منھن الی
الخر وما اطال واطاب کما ھو دابہ رحمہ اللہ تعالی بالجملہ محققین
کے نزدیک راجح یہی ہے کہ یہود و نصاری حقیقتا اہل کتاب ہین اور اونپر احکام
مشرکین جاری نہین اقول وکیف لا وقد علم اللہ سبحنہ وتعالے
انھم یقولون بثالث ثلثۃ حتے نھاھم عن ذلک وقال
انتھوا خیرا لکم وانھم یقولون ان المسیح الہ حتے قال

لقد كفر الذين قالوا ان الله هو المسيح ابن مريم بل بالوهية اله
ايضا حتى يسأله عليه الصلاة والسلام يوم القيمة يعلم انت
قلت للناس اتخذوني وامي الهين من دون الله وانهم مصرون
بالبنوة حتى نقل عنهم قالت اليهود عزير ابن الله وقالت النصرى
المسيح ابن الله ومع ذلك فرق بينهم وبين المشركين فقال
والمحصنت من الذين اوتوا الكتب من قبلكم وقال طعام الذين اوتوا الكتب
حل لكم وقال لم يكن الذين كفروا من اهل الكتب والمشركين منفكين حتى تاتيهم البينة
فارشد بالعطف الى التغاير فالمولى سبحانه وتعالى اعلم بمذاهبهم واعلم بما يشرع من احكامهم
وله الحكم وله الحجة السامية لا اله الا هو سبحانه وتعالى عما يشركون
حتى ترقى بعض المشايخ فجوز نكاح الصابئات ايضا لكن يدين بكتاب
منزل ويؤمن بنبي مرسل وان عبدن الكواكب وصرح انها لا
تخرجهم عن الكتابية وهو الذي يعطيه ظاهر كلام الامام المحقق
برهان الملة والدين المرغيناني في البداية حيث رتب عدم حل
النكاح على امرين عبادة الكواكب وعدم الكتاب وتبعه العلامة
ابو عبد الله محمد بن عبد الله الغزي في التنوير فقال لا عبادة كوكب
لا كتاب لهما فاشار بمفهوم المخالف الى انها ان كان لها كتاب حل
النكاح مع عبادتها الكوكب فان قلت اليس قد تكلم فيه المولى
زين بن نجيم في البحر فقال الصحيح انهم ان كانوا يعبدونها يعنى
الكواكب حقيقة فليسوا اهل الكتاب وان كانوا يعظمونها كتعظيم
المسلمين للكعبة فهم اهل الكتاب كذا في المجتبى انتهى فيستفاد
منه ان الصحيح مباينة الكتابية لعبادة غير الله سبحانه وتعالى

فلا يجتمعان ابدا وح يتجه ما مال اليه كثير من المشايخ فى حق
اولئك اليهود والنصارى انهم مشركون حقا حتى قيل ان عليه
الفتوى قلت وبالله التوفيق ههنا فرق دقيق هو ان قضيه العقل
هى المباينة القطعية بين الكتابية وعبادة غير الله سبحانه وتعالى
فانها هى الشرك حقا والكتابى غير مشرك عند الشرع فكل من رأيناه
يعبد غير الحق جل وعلا حكمنا عليه انه مشرك قطعا وان كان
يقر بكتب وانبياء عليهم الصلاة والسلام ولكنا خالفنا هذه
القضية فى اليهود والنصارى بحكم النص فانا وجدنا القرآن
العظيم يحكى عنهم ما يحكى من العقائد الخبيثة ثم يحكم عليهم
بان هم اهل الكتاب ويميزهم عن المشركين فوجب التسليم
لورود النص بخلاف الصائبة اذ لم يرد فيهم مثل ذلك
فلم يجز قياسهم على هؤلاء ولا الخروج عن قضية العقل فى
بابهم والحاصل ان كتابية القائلين بالبنوة والوهية الغير
من اليهود والنصارى واردة فيما احسب على خلاف القياس
فيقصر على المورد وبهذا تبين ان ما قاله ذلك البعض من
المشايخ ان عبادة الكواكب لا تخرج الصائبة عن الكتابية قول
مهجور وان كلام الهداية والتنوير غير محمول على ظاهره
وان الحق مع العلامة صاحب البحر فى تصحيحه اشراكهم ان كانوا
يعبدون الكواكب وانه لا منافى بين تصحيحه هذا وقوله سابقا
فى اولئك اليهود والنصارى ان المذهب الاطلاق وان قالوا بثالث
ثلثة وبه ظهر ان انتصار العلامة عمر بن نجيم فى النهر والمولى

محمد بن عابدین فی رد المحتار لذلک البعض من المشایخ بان ما مر من
حل النصرانیۃ وان اعتقدت المسیح الھا یؤید قول بعض المشایخ
انتھی مبنی علے الذھول عن ھذا الفرق فاغتنم تحریر ھذا المقام
فقد زلت فیہ اقدام والحمد للہ ولی الانعام مگر تاہم جبکہ علما کا اختلاف ہو
اور اوس قول پر فتوی بھی منقول ہو چکا تو احتیاط اسیمین ہے کہ نصارے کی نساء
و ذبائح سے احتراز کرے اور اگر آجکل بعض یہود بھی ایسے پائے جاتے ہون جو عزیر
علیہ الصلاۃ والسلام کی ابنیت مانین تو اون کے زن و ذبیحہ سے بھی بچنا لازم
جانین کہ ایسی جگہ اختلاف ائمہ مین پڑنا محتاط آدمی کا کام نہین اگر فی الواقع یہود
و نصارے عند اللہ کتابی ہی ہوئے تاہم اون کی عورتون سے نکاح اور اون کے
ذبیحہ کے تناول مین ہمارے لیے کوئی نفع نہین نہ شرعًا ہمپر لازم کیا گیا نہ بحمد اللہ
ہمین اوس کی ضرورت بلکہ بر تقدیر کتابیت بھی علما تصریح فرماتے ہین کہ بے ضرورت
احتراز چاہیے فی فتح القدیر یجوز تزوج الکتابیات والاولی ان لا یفعل
ولا یاکل ذبیحتھم الا الضرورۃ الخ اور اگر اونہین علما کا مذہب حق ہوا
اور یہ لوگ بوجہ اپنے اعتقادون کے عند اللہ مشرک ٹھہرے تو پھر نکاح زنائے
محض ہوگا اور ذبیحہ حرام مطلق والعیاذ باللہ تعالے تو عاقل کا کام نہین کہ ایسا فعل
اختیار کرے جسکے ایک جانب نامحمود ہو اور دوسری جانب حرام قطعی فقیر غفر اللہ
تعالی لہ ایسا ہی گمان کرتا تھا یہانتک کہ بتوفیق الہی مجمع الانہر مین اسی مضمون کی
تصریح دیکھی حیث قال فعلے ھذا یلزم علی الحکام فے دیارنا ان
یمنعوھم من الذبح لان النصاری فی زماننا یصرحون بالابنیۃ
قبحھم اللہ تعالی وعدم الضرورۃ متحقق والاحتیاط واجب لان
فی حل ذبیحتھم اختلاف العلماء کما بیناہ فالاخذ بجانب الحرمۃ اولی

عند عدم الضرورۃ انتہی واللہ سبحنہ وتعالے اعلم +

# جواب سوال سوم

فی الواقع جو بدعتی ضروریات دین مین سے کسی شئے کا منکر ہو باجماع مسلمین یقیناً قطعاً کافر ہے اگرچہ کرور بار کلمہ پڑہے پیشانی اوسکی سجدے مین ایک ورق ہو جائے بدن اوسکا روزون مین ایک خاکہ رہ جائے عمر مین ہزار حج کرے لاکھ پہاڑ سونے کے راہ خدا پر دے لاوے ہرگز ہرگز کچھ مقبول نہین جب تک حضور پرنور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی اون تمام ضروری باتون مین جو وہ اپنے رب کے پاس سے لائے تصدیق نکرے۔ ضروریات اسلام اگر مثلاً ہزار ہیں تو اون مین سے ایک کا بھی انکار ایسا ہی جیسا نوسو ننانوے (۹۹۹) کا آجکل جسطرح بعض بد دینون نے یہ روش نکالی ہے کہ بات بات پر کفر و شرک کا اطلاق کرتے ہیں اور مسلمان کو دائرۂ اسلام سے خارج کہتے ہوئے مطلق نہین ڈرتے حالانکہ حضور اصطفا علیہ افضل الصلاۃ والثنا ارشاد فرماتے ہین فقد باء به احدهما یون ہی بعض مداہنون پر یہ بلا ٹوٹی ہے کہ ایک دشمن خدا سے صریح کلمات توہین آقائے عالمیان حضور پرنور سید المرسلین الکرام صلی اللہ تعالے علیہ وسلم یا اور ضروریات دین کا انکار سنتے جائین اور اسے سچا پکا مسلمان بلکہ اون مین کسیکو افضل العلما کسیکو امام الاولیا مانتے جائین یہ نہین جانتے یا جانتے ہیں اور نہین مانتے کہ اگر انکار ضروریات بھی کفر نہین تو عزیزو۔ بت پرستی میں کیا زہر گھل گیا ہے وہ بھی آخر اسی لیے کفر ٹھہری کہ اول ضروریات دین یعنی توحید الٰہی جل و علا کے خلاف ہے کہتے ہین وہ کلمہ گو ہے نماز پڑہتا ہے روزے رکھتا ہے ایسے ایسے مجاہدے کرتا ہے ہم کیونکر اوسے کافر کہین ان لوگون کے سامنے اگر کوئی کلمہ پڑہے افعال اسلام ادا کرے با اینہمہ دو خدا مانے شاید جب بھی

کافر نہ کہینگے مگر اسقدر نہین جانتے کہ اعمال تو تابع ایمان ہین پہلے ایمان تو ثابت
کرلو تو اعمال سے احتجاج کرو - ابلیس کے برابر تو یہ مجاہدے کاہیکو ہوئے پھر
اوسکے کیا کام آئے جو اون کے کام آئینگے آخر حضور اقدس صلی اللہ تعالے
علیہ وسلم نے ایک قوم کی کثرت اعمال اسدرجہ بیان فرمائی تحقرون
صلوتکم عند صلوتھم وصیامکم عند صیامھم اوکما قال صلے
اللہ تعالی علیہ وسلم پھر اون کے دین کا بیان فرمایا کہ یمرقون
من الدین کما یمرق السھم من الرمیۃ ہی کلمہ گوئی تو مجرد
زبان سے کہنا ایمان کے لیے کافی نہین منافقین تو خوب زور وشور سے
کلمہ پڑہتے ہین حالانکہ اون کے لیے فی الدرک الاسفل من النار
کا فرمان ہے والعیاذ باللہ الحاصل ایمان تصدیق قلبی کا نام ہے اور وہ
بعد انکار ضروریات کہان مثلاً جو رافضی اس قرآن مجید کو بفضلہ الٰہی ہمارے
ہاتھون مین موجود ہمارے دلون مین محفوظ ہے عیاذاً باللہ ناقص عثمانی بتائے
اوس کے ایک حرف یا ایک نقطہ کی نسبت صحابہ یا اہل سنت یا کسی شخص کے گھڑنے
یا بڑھانے کا دعوے کرے یا احتمالاً لاکھے شاید ایسا ہوا ہو یا کہے ہوگی علی یا
باقی ائمہ یا کوئی غیر نبی انبیاء سابقین علیہم الصلاۃ والسلام سے افضل ہین
یا مسئلہ خبیثہ ملعونہ بدء کا قائل ہو یعنی کہے باری تعالے کبھی ایک حکم سے پشیمان
ہوکر اوسے بدل دیتا ہے یا کہے ایک وقت تک اوسی مصلحت پر اطلاع نہ تھی جب
اوسے اطلاع ہوئی حکم بدل دیا تعالی اللہ عما یقول الظلمون
علوا کبیرا یا دامن عفت ماں من طیب اطیب اعطر اطہر کنیز ان بارگاہ طہارت
پناہ حضرت ام المؤمنین صدیقہ بنت الصدیق صلے اللہ تعالی علے زوجہا الکریم
وابیہا وعلیہما وبارک وسلم کے بارے مین اوس افک مبغوض مغضوب ملعون کیساتھ

اپنی ناپاک زبان آلودہ کرے یا کھے احکام شریعت حضرات ائمہ طاہرین کو سپرد تھی جو چاہتے
راہ نکالتے جو چاہتے بدل ڈالتے یا کھے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد ائمہ
طاہرین پر وحی شریعت آتی رہی یا کھے ائمہ مین کوئی شخص حضور پرنور مصطفےٰ
صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا ہم پلہ تھا یا کھے حضرات کریمین امامین شہیدین رضی
اللہ تعالیٰ عنہما حضور پرنور علیہ الصلاۃ والسلام سے افضل ہین کہ انکی سی ماں حضور کی
والدہ کب تہیں اور ان کے سے باپ حضور کے والد کہاں تھے اور ان کے سے
نانا حضور کے نانا کب تھے یا کھے حضرت جناب شیر خدا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم
نے نوح کی کشتی بچائی۔ ابراہیم پر آگ بجھائی۔ یوسف کو بادشاہی دی۔ سلیمان کو
عالم پناہی دی علیہم الصلاۃ والسلام اجمعین۔ یا کھے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے کبھی کسی وقت کسی جگہ حکم الٰہی کی تبلیغ مین معاذ اللہ تقیہ فرمایا الی غیر
ذلک من الاقوال الخبیثۃ یا جو نجدی وہابی حضور پرنور سید الاولین والاٰخرین صلی
اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے لیے کوئی مثل آسمان مین یا زمین مین طبقات بالا مین
یا زیریں مین موجود مانے یا کھے کبھی تھا یا کبھی ہوگا یا شاید ہو یا ہے تو نہین
مگر ہو جائے تو کچھ حرج بھی نہین یا حضور خاتم النبیین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی
ختم نبوت کا انکار کرے یا کھے آجتک جو صحابہ تابعین خاتم النبیین کے معنے
آخر النبیین سمجھتے رہے خطا پر تھے نہ پچھلا نبی ہونا حضور کے لیے کوئی کمال
بلکہ اسکے معنے یہ ہین جو مین سمجھا۔ یا کھے مین ذمہ کرتا ہون اگر حضور اقدس صلے
اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبوت پائے تو کچھ مضائقہ نہین یا دو ایک
برے نام ذکر کرکے کھے نہ ازمین جناب رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کیطرف خیال لے جانا فلان و فلان کے تصور مین ڈوب جانے سے بدتر ہے
لعنۃ اللہ علے مقالۃ الخبیثۃ یا بوجہ تبلیغ رسالت حضور پرنور محبوب رب العلمین

ملک الاولین والاخرین صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اوس چپراسی سے تشبیہ دے جو فرمان شاہی رعایا پاس لایا یا حضور اقدس مالک ومعطی جنت علیہ افضل الصلاۃ والتحیۃ اور حضرت سیدنا ومولٰنا علی مرتضےٰ کرم اللہ تعالےٰ وجہہ وحضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے اسمائے کریمہ طیبہ لکھنا لکھے (خاک بدہان گستاخاں) یہ سب جہنم کی راہین ہین یا حضور فریاد رس بیکسان حاجت روائے دوجہان صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ سے استعانت کو برا کہکر یون ملعون مثال دے کہ جو غلام ایک بادشاہ کا ہو رہا اوسے دوسرے بادشاہ سے بھی کام نہیں رہتا پھر کیسے (.....) (....) کا کیا ذکر ہے اور یہان دو ناپاک قوموں کے نام لکھے یا اونکے مزار پُر انوار کو فائدۂ زیارت مین کسی پادری کافر کی گور سے برابر ٹھہرائے - اشد مقت اللہ علی قولہ یا اوسکی خباثت قلبی توہین شان رفیع المکان واجب الاعظام حضور سید الانام علیہ افضل الصلاۃ والسلام پر باعث ہو کہ حضور کو اپنا بڑا بھائی بتائے یا کہے (اونکے بدکو) مرکر مٹی مین مل گئے - یا اون کی تعریف ایسی ہی کرو جیسے آپس مین ایک دوسرے کی کرتے ہو بلکہ اس سے بھی کم الی غیر ذلک من الخرافات الملعونۃ یا کوئی نیچری نئی روشنی کا مدعی کہے باندی غلام بنانا ظلم صریح اور بہائم کا سا کام ہے جس شریعت مین کبھی یہ فعل جائز رہا ہو وہ شریعت منجانب اللہ نہین یا معجزات انبیا علیہم الصلاۃ والسلام سے انکار کرے نیل کے شق ہونے کو جو ربھا یا بتائے عصا کے اژدہا بنکر حرکت کرنے کو سیماب وغیرہ کا شعبدہ ٹھہرائے یا مسلمانون کی جنت کو معاذ اللہ رنڈیون کا چکلہ کہے یا نار جہنم کو الم نفسانی سے تاویل کرے یا وجود ملئکہ علیہم السلام کا منکر ہو یا کہے آسمان ہر بلندی کا نام ہے وہ جسم جسے مسلمان آسمان کہتے ہین محض باطل ہے یا کہے شیطان (کہ اوسکا معلم شفیق ہے) کوئی چیز نہین

فقط قوت بدنی کا نام ہے اور قرآن عظیم مین جو قصے آدم و حوا وغیرہما کے موجود ہین جن سے
شیطان کا وجود جسمانی سمجھا جاتا ہے تمثیلی کہانیان ہیں یا کھے ہم بانپنے اسلام کو برا
کھے بغیر نہین رہ سکتے یا نصوص قرآنیہ کو عقل کا تابع بتائے کہ جو بات قرآن عظیم کی
قانون نیچری کے مطابق ہوگی مانی جائیگی ورنہ کفر جلی کے روئے زشت پر پردہ ڈالنے
کو ناپاک تاویلین کی جائینگی یا کھے نمازین استقبال قبلہ ضرور نہین جدہر منہ کرو
اوسیطرف خدا ہے یا کھے آجکل کے یہود و نصارے کافر نہین کہ اونہون نے
نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا زمانہ نپایا نہ حضور کے معجزات دیکھے یا ہاتھ سے کھانا
کھانے وغیرہ بعض سنن کے ذکر پر کھے تہذیب نصارے نے ایجاد کی نبی صلی اللہ
تعالے علیہ وسلم کے زمانہ مین بعض افعال نامہذب تھے اور یہ دونون کلمہ بعض
اشقیا سے فقیر نے خود سنے - الی غیر ذلک من الاباطیل الشیطانیۃ یا کوئی بھوٹا
صوفی کھے جب بندہ عارف باللہ ہوجاتا ہے تکالیف شرعیہ اوس سے
ساقط ہوجاتی ہیں یہ باتین تو خدا تک پہونچنے کی راہ ہیں جو مقصود تک واصل
ہوگیا اوسے راستہ سے کیا کام یا کھے یہ رکوع وسجدہ تو مجبورون کی نماز ہے محبوبون کو
اس نماز کی کیا ضرورت ہماری نماز ترک وجود ہے - یا یہ نماز و روزہ تو عالمون نے
انتظام کے لیے بنالیا ہے یا جتنے عالم ہین سب پنڈت ہین عالم وہی ہے جو انبیاء
بنی اسرائیل کی مثل معجزے دکھائے یہ بات حسنین رضی اللہ تعالے عنہما کو حاصل
ہوئی وہ بھی ایک مدت کے بعد مولیٰ علی کے سکھانے سے کہا سمعتہ بنفسی
من بعض المتھورین علے اللہ یا خدا تک پہونچنے کے لیے اسلام شرط نہین
بیعت بک جانے کا نام ہے اگر کافر ہمارے ہاتھ پر بک جائے ہم اوسے بھی خدا
تک پہونچادین گو وہ اپنے دین خبیث پر رہے یا رنڈیون کا ناچ علانیہ دیکھے
جب اوسپر اعتراض ہو تو کھے یہ تو نبی صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کی سنت ہے

کما بلغنی عن بعضہم واعترف بہ بعض خلص مریدیہ یا شبانہ روز طبلہ سارنگی مین مشغول رہے جب تحریم مزامیر کی احادیث سنائین تو کہے بندمتین تو اون کثیف بیمزہ باجون کے لیے وارد ہوئین جو اسوقت عرب مین رائج تھے یہ لطیف نفیس لذیذ باجے جواب ایجاد ہوئے اوس زمانہ مین ہوتے تو نبی صلی اللہ تعالے علیہ وسلم اور صحابہ کرام سوا انکے سننے کے ہرگز کوئی کام نکرتے

یا کہے ؎ بمعنی خدا ہے سراہا گیا ہے ،، محمد خدا ہے خدا ہے محمد +

یہ دونون ہین ایک انکو دوست سمجھنا خدا باطن وظاہرا ہے محمد + یا کہے

؎ مسیحائی تری آنکھونکی سب بیمار اچھے ہین اشارونمین جلا دیتے ہین مردہ یا رسول اللہ

یا کہے ؎ علی مشکلکشا شیر خدا تھا اور حیدر تھا دوبالا مرتبہ تھا راکب دوش پیمبر تھا

برب کعبہ کب خیبر شکن فرزند آزر تھا بتون کے توڑنے مین اوس سے ابراہیم ہمسر تھا

اگر ہوتا نہ زیر پا کتف شاہ رسولان کا + یا کہے مولی علی کرم اللہ تعالی وجہہ اللہ تعالے کے محبوب تھے اور انبیاء سابقین علیہم الصلاۃ والسلام مین کوئی خدا کا محبوب نہ تھا یا اوسی کے جلسہ مین لا الہ الا اللہ فلان رسول اللہ اوسی مغرور کا نام لیکر کہا جائے اور وہ اوسپر راضی ہو یہ سب فرقے بالقطع والیقین کافر مطلق ہین +

ھداھم اللہ تعالے الی الصراط المستقیم والا لعنھم لعنۃ تبید صغارھم وکبارھم وتزیل عن الاسلام والمسلمین عارھم وعوارھم آمین اور جو شخص ابتدا مین صحیح الاسلام تھا بعدہ ان خرافات کی طرف رجوع کی اوسکے مرتد ہونے مین شبہہ نہین اس قدر پر تو اجماع قطعی قائم ہے اب رہی تحقیق اس بات کی کہ ان مین جو شخص قدیم سے ایسے ہی عقائد پر ہو اور بچپن سے یہی کفریات سیکھے جیسے وہ مبتدعین جنکے باپ دادا سے یہی مذاہب مکفرہ چلے آتے ہین اونکی نسبت کیا حکم ہونا چاہیے کہ کفار

چند قسم ہین کچھ ایسے کہ باوجود کفر شرع مطہر نے اون کی عورتون سے نکاح اور ذبائح کا تناول جائز فرمایا وہ کتابی ہین اور بعض وہ جنکے نساء و ذبائح حرام مگر اونسے جزیہ لینا مناسب ہو تو امان دینا ضرورت ہو تو صلح کرنا غلبہ پائین تو رقیق بنانا جائز ہے اور اونھین خواہی نخواہی اسلام پر جبر نکرینگے ۔ وہ مشرکین ہین اور بعض ایسے جنکے ساتھ یہ سب باتین ناجائز وہ مرتدین ہین آیا ان ہمیشہ کے بدعتی کفار مدعیان اسلام پر کسی قسم کے حکم جاری ہون ۔ مطالعہ کتب فقہ سے اس بارہ مین چار قول مستفاد ہوتے ہین جنکی تفصیل فقیر نے رسالہ المقالۃ المسفرۃ عن احکام البدعۃ المکفرۃ مین بما لامزید علیہ کے اونمین مذہب صحیح و معتمد علیہ یہ ہی ہے کہ یہ مبتدعین بحکم شرع مطلقا مرتدین ہین خواہ یہ بدعت اُنکے باپ دادا سے چلی آتی ہو یا خود اونہون نے ابتدا سے اختیار کی ہو خواہ بعد ایک زمانہ کے کی ہو کسیطرح فرق نہین بس اتنا چاہیے کہ باوجود دعوی اسلام و اقرار شہادتین بعض ضروریات دین سے انکار رکھتا ہو اوسپر احکام مرتدین جاری کیے جائینگے ۔ عالمگیریہ مین ہے یحکم بکفر الروافض فی قولھم برجعۃ الاموات الی الدنیا وبتناسخ الارواح وبانتقال روح الالٰہ الی الائمۃ وبقولھم فی خروج امام باطن وبتعطیلھم الامر والنھی الی ان یخرج الامام الباطن وبقولھم ان جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام غلط فی الوحی الی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دون علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ وھؤلاء القوم خارجون عن ملۃ الاسلام واحکامھم احکام المرتدین، کذا فی الظھیریۃ خود علامہ شامی علیہ الرحمۃ تنقیح الفتاوی الحامدیہ مین مؤلف فتاوی علامہ حامد افندی بنابادی سے نقل کرتے ہین اونہون نے شیخ الاسلام عبداللہ افندی کے

مجموعہ مین علامۃ الوری نوح افندی حنفی علیہ الرحمۃ کا فتوی دیکھا جس مین اسسے
تکفیر روافض کے بارے مین سوال ہوا تھا علامہ اون کے کلمات کفریہ لکھکر
فرماتے ہیں فحبت بالتواتر قطعا عند الخواص والعوام المسلمین
ان هذه القبائح مجتمعة فی هؤلاء الضالین المضلین فمن
اتصف بواحد من هذه الامور فهو کافر الی ان قال ولا
یجوز ترکهم علیه باعطاء الجزیة ولا بامان مؤبد نص علیه
قاضیخان فی فتاواه ویجوز استرقاق نساءهم لا ذا استرقاق
المرتدة بعد ما لحقت بدار الحرب جائز الخ اهـ ملتقطا فتاوی
علامہ قاضی خان مین شیخ امام ابوبکر محمد بن الفضل علیہ الرحمۃ سے دربارہ
مبیض ومبیضہ کے اول زن وشوہر تھے پھر دونون مسلمان ہوئے عورت
نے اور مسلمان سے نکاح کرلیا منقول انکا نا یظهر ان الکفر اوجدها
کانا بمنزلة المرتدین لم یصح نکاحهما ویصح نکاح المرأة
مع الثانی انتهی باختصار امام علامہ قاضی عیاض شفا شریف مین امام
اہلسنت قاضی ابوبکر باقلانی سے نقل فرماتے ہین انهم علی رأی
من کفرهم بالتاویل لا تحل مناکحتهم ولا اکل ذبائحهم
ولا الصلاة علی میتهم ویختلف فی موارثتهم علی الخلاف
فی میراث المرتد ان عبارات سے ظاہر ہولیا کہ ان مبتدعین منکرین
ضروریات دین پر حکم مرتدین جاری ہوتا ہے منقول ومقبول بلکہ علمائے
مذاہب اربعہ کا مفتی بہ ہے بالجملہ ان اعداء اللہ پر حکم ارتداد ہی جاری
کیا جائے گا نہ اون سے سلطنت اسلام مین معاہدہ دائمی جائز نہ ہمیشہ کو
امان دینا جائز نہ جزیہ لینا جائز نہ کسی وقت کسی حالت مین اون سے ربط رکھنا

جائز نہ پاس بیٹھنا جائز نہ بٹھانا جائز نہ اون کے کسی کام مین شریک ہونا جائز
نہ اپنے کام مین شریک کرنا جائز نہ مناکحت کرنا جائز۔ نہ ذبیحہ کھانا جائز
قاتلھم اللہ انی یؤفکون قال اللہ تعالی ومن یتولھم منکم فانہ منھم
جو تم مین سے اون سے دوستی رکھیگا وہ اونھین مین سے ہے ھدانا
اللہ تعالی الی الصراط المستقیم وذین ھذا النبی الکریم علیہ
افضل الصلاۃ والتسلیم وثبتنا بالقول الثابت فی الدنیا
والاخرۃ انہ ولی ذلک واھل التقوی واھل المغفرۃ
لا الہ الا ھو سبحنہ وتعلی عما یشرکون ٥ واللہ تعالی اعلم

کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا
عفی عنہ بمحمد ن المصطفی صلی اللہ
تعالے علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# حرفِ چند

ہم اہلِ سنت کیلئے یہ بات بڑی شرم کی ہے کہ سیدنا سرکار اعلیٰحضرت امام اہلِ سنت مولانا شاہ احمد رضا قادری برکاتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی ۶۸ سالہ عمر شریف میں جو سرمایۂ علم و فن چھوڑا تھا، آج ان کے وصال کو ۸۰ سال کا عرصہ گذر چکا ہے اور ہم ان کی خدمات کو دنیا کے سامنے پیش بھی نہ کر سکے۔ ہاں ہمارے اکابر حضور مفتی اعظم، حضرت صدر الشریعہ اور مولانا حسنین رضا خاں ابن استاذ زمن مولانا حسن رضا خاں، منشی لعل محمد مدراسی، قاضی عبدالوحید فردوسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین وغیرہ نے اعلیٰحضرت کی حقنی تصانیف شائع کی ہیں وہ ہمیشہ یاد رہیں گی کیوں کہ ان سے پہلے کسی نے اعلیٰحضرت پر کوئی کام ہی نہیں کیا ہے۔ پھر کافی زمانہ تک خاموشی چھائی رہی اور تصانیفِ اعلیٰحضرت کو شائع کرنے میں ہم اہلِ سنت سست رہے اور ہماری توجہ جلسوں، کانفرنسوں کی طرف زیادہ ہوگئی۔ ابھی چند سالوں سے الحمدللہ پھر بیداری پیدا ہوئی ہے اور تصانیف اعلیٰحضرت کو شائع کرنے کا سلسلہ پھر زور و شور سے شروع ہوگیا ہے ہندوستان اور پاکستان کے بعض ادارے جیسے "المجمع الاسلامی مبارکپور"۔ "جامعہ نظامیہ لاہور" "ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا کراچی" اور "رضا اکیڈمی مانچسٹر" قابلِ ذکر ہیں۔

رضا اکیڈمی پر سیدنا سرکار حضور مفتی اعظم کا کرم خاص ہے کہ اس نے اب تک ۱۱۶ کتابیں شائع کر چکی ہے اور اب ۱۰۰ کتابیں وہ بھی صرف اعلیٰحضرت کی شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہی ہے۔ انھیں کتابوں میں سے ایک کتاب آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ ۱۰۰ کتابوں کا طبع کرنا بھی بڑا مسئلہ تھا لیکن نبیرۂ اعلیٰحضرت حضرت مولینا محمد توصیف رضا خاں صاحب، مولانا محمد شریف قادری صاحب لاہور، مولانا محمد شہاب الدین رضوی صاحب، مولانا عبدالستار ہمدانی صاحب، جناب محمد علی رضوی صاحب وغیرہ نے ہمارا تعاون کیا۔ ان کتابوں کا اجرا ۱۰ شوال ۱۴۱۸ھ کو بمبئی میں ہوگا۔ اس میں رضا اکیڈمی کی جانب سے نائب حضور مفتی اعظم حضرت علامہ مفتی محمد شریف الحق صاحب امجدی، بحرالعلوم حضرت علامہ مفتی عبدالمنان صاحب مبارکپوری، حضرت علامہ مفتی غلام محمد صاحب ناگپوری، حضرت علامہ ارشد القادری صاحب، اور حضرت علامہ مفتی محمد جلال الدین صاحب امجدی کو ان کی دینی و مذہبی اور مسلکِ اعلیٰحضرت کی ترویج و اشاعت میں نمایاں خدمات پر "امام احمد رضا ایوارڈ" پیش کیا جائے گا۔

دعا فرمائیں کہ رب تبارک و تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے میں ہم اراکینِ رضا اکیڈمی کو مسلکِ اعلیٰحضرت کا سچا و پکا خادم بنائے۔

اسیرِ مفتیِ اعظم
محمد سعید نوری
بانی و سکریٹری جنرل رضا اکیڈمی۔ ۲۵ رمضان المبارک ۱۴۱۸ ہجری